پالیسی و پروگرام

۱۴۴۲-۴۴ھ | ۲۰۲۱-۲۲ء

Students Islamic Organisation of India | www.sio-india.org

پالیسی و پروگرام

۱۴۴۲-۴۴ھ | ۲۰۲۱-۲۲ء

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا۔

مشن

تنظیم کا م الٰہی ہدایات کے مطابق سماج کی تشکیل نو کے لیے طلبہ اور نو جوانوں کو تیار کرنا ہوگا۔

اغراض و مقاصد

(۱) طلبہ اور نو جوانوں لو اسلام کی دعوت دینا۔

(۲) طلبہ اور نو جوانوں میں علم دین کی اشاعت اور دین کا شعور بیدار کرنا۔

(۳) طلبہ اور نو جوانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی قرآن وسنت کے مطابق ڈھالیں۔

(۴) طلبہ اور نو جوانوں کو معروف کے فروغ اور منکر کے ازالہ کے لیے آمادہ کرنا۔

(۵) نظام تعلیم میں اخلاقی اقدار اور تعلیمی اداروں میں بہتر اخلاقی و تعلیم ماحول کو فروغ و نشو نما دینا۔

(۶) افراد تنظیم کی ہمہ جہت تربیت کرنا، ان کی صلاحیتوں کو نشو نما دینا اور انھیں تحریک اسلامی کے لیے مفید تر بنانا۔

طریقۂ کار

(الف) تنظیم کی اصل رہنما اور اساس کار قرآن وسنت ہوگی۔

(ب) تنظیم اپنے کاموں میں اخلاقی حدود کی پابند ہوگی۔

(ج) تنظیم اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے پر امن اور تعمیری طریقے اور تعلیم اپنے و تلقین اور نشر اشاعت کے معروف ذرائع اختیار کرے گی اور ان تمام امور سے اجتناب کرے گی جو صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فرقہ وارانہ منافرت، ظبقات، طبقاتی کشمکش اور فساد فی الارض رونما ہوسکتا ہو۔

تمہید

- اللہ تعالیٰ ساری دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔
- ساری دنیا اس کے احکام کی پابند ہے اور اس کی مرضی اور حکم کے مطابق حرکت کرتی ہے۔
- اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر پیدا کیا اور اسے عمل کی آزادی دی ہے۔
- عمل کی آزادی کے ساتھ اللہ نے اسلام کی صورت میں اپنا پسندیدہ طریقہ زندگی واضح کر دیا۔
- اسلام انبیا علیہم السلام کے ذریعہ دنیا والوں پر واضح کیا جاتا رہا اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے قیامت تک کے لئے آخری شریعت نازل کی گئی۔
- اس طرح اللہ نے عمل کی آزادی دے کر اور اپنی پسند بتا کر انسان کے لئے ایک امتحان مقرر کر دیا۔ جو انسان اللہ کی مرضی کے مطابق اسلام کے تحت
- زندگی گزارے گا وہ کامیاب ہے ورنہ ناکام۔
- اسلام مکمل دین اور ایک ایسا طریقہ زندگی ہے جو زندگی کے تمام گوشوں میں رہنمائی کرتا ہے۔ چاہے سیاست ہو یا معیشت، خاندانی زندگی ہو یا ذاتی ارتقاء ہر محاذ پر اسلام کی واضح رہنمائی موجود ہے۔
- اسلام پر عمل کا مطلب اسی مکمل اسلام پر عمل ہے۔ چاہے وہ ذاتی اور انفرادی محاذ پر ہو یا اجتماعی اور سماجی محاذ پر۔
- ایک مسلمان کی ذمہ داری صرف اسلام پر عمل ہی نہیں ہے بلکہ مکمل اسلام کا قیام اور نفاذ بھی فریضہ ہے۔
- اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ذاتی طور پر اسلام پر مکمل عمل کرے۔ اسلام کی دعوت اور اشاعت کی کوشش کرے اور جن جن شعبوں میں اسلام عموماً نافذ نہیں وہاں اس کے نفاذ کی کوشش کرے۔
- اقامت و نفاذ اسلام کی یہ کوشش ایک طویل المیعاد اور صبر آزما جدوجہد چاہتی ہے۔
- اس جدوجہد کیلئے طلبہ و نوجوانوں کو تیار کرنا اور انھیں اس قابل بنانا کہ وہ اس میں اپنا اہم رول ادا کر سکیں امت مسلمہ اور اسلام کی اولین ضرورت ہے۔
- ایس آئی او اسی جدوجہد کیلئے قائم کی گئی ہے۔

- ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں کو اسلام کا صحیح شعور عطا کرتی ہے اور اسلام کے گہرے علم و فہم سے انھیں آراستہ کرتی ہے۔
- ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں کو اسلام پر عمل کرنے کیلیئے آمادہ کرتی ہے اور وہ ماحول فراہم کرتی ہے جو اسلام پر عمل میں مدد گار ہوتا ہے۔
- ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں کو اسلام کی اشاعت اور اس کی دعوت کے کام کیلیئے تیار کرتی ہے۔ اور اس کیلیئے ضروری مواقع اور سہولیات نیز رہنمائی فراہم کرتی ہے۔
- ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں کی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہے۔ ان کی تربیت اس طرح کرتی ہے کہ وہ اسلام کے کاز کیلیئے موثر رول ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔
- ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں میں ایسے جذبات و داعیات اور ایسے اوصاف پیدا کرتی ہے جو اُنہیں اپنی ذمے داری ادا کرنے کے لئے مستقل متحرک رکھتے ہیں۔
- ایس آئی او اس کام کو خاص طور پر طلبہ اور تعلیمی اداروں میں انجام دیتی ہے۔
- ایس آئی او کی ان تمام کوششوں کا مقصد رضائے الٰہی اور آخرت میں کامیابی کا حصول ہے۔

صدرِ تنظیم کا پیغام

عزیز بھائیو!
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

انشاءاللہ اس میقات کے اختتام پر تنظیم اپنے سفر کے ۴۰ سال مکمل کرلے گی۔ اس طویل سفر میں تنظیم کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل رہی ہے۔ اس بے پایاں رحمت پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اس عظیم سفر کا حصہ بننے والے ہر ساتھی کے لیے خیر وبرکت کی دعا کرتے ہوئے مستقبل میں مزید بہتر انداز میں اس کارواں کو آگے بڑھانے کے عزم کے ساتھ میقات کی شروعات کرتے ہیں۔

دوستو! سب سے پہلے جس بات پر میں اپنے آپ کو اور آپ تمام کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ تعلق باللہ اور ذکر و فکر کی اہمیت ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اس بات کی کوشش کرے کہ ہمارے زندگی کا کوئی حصّہ، کوئی لمحہ اللہ کی نافرمانی میں نہ گزرے، ہمارا چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، پڑھنا، لکھنا، کاروبار یا ملازمت کرنا، سماجی و سیاسی میدان میں جدوجہد کرنا، غرض ہمارا ہر عمل اللہ کے دین کے مطابق خالصتاً اسی کی رضا کے لیے ہو۔

دوسری بات یہ کہ اپنی منصبی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنے اندر داعیانہ کردار پیدا کرنے اور تمام انفرادی و اجتماعی کاموں میں دعوتی تقاضوں کو پیش نظر رکھنے کی کوشش کریں، نیز نفرت اور ظلم وزیادتی کے ماحول میں عدل و قسط کے لیے پرامن اور تعمیری جدوجہد نیز محبت سے دلوں کو فتح کرنے پر بھی خصوصی توجہ ہو۔

ہر چیز کی اپنی حرکیات (dynamics) ہوتی ہیں اور معاشرتی تبدیلی کی بھی اپنی حرکیات ہیں۔ معاشرتی تبدیلی کے لیے محض پیغام کی صداقت و سچائی کافی نہیں ہے بلکہ سماجی تبدیلی کی حرکیات کو سمجھنے اور اس کے برموقع استعمال پر بھی خصوصی توجہ ہونی چاہیے۔ ہمیں موجودہ دور کے سیاق وسباق کو سمجھنے پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دو سالہ پالیسی وپروگرام کی تشکیل کے ساتھ ساتھ واضح اور متعین اہداف پر مشتمل طویل المیعاد وژن اور منصوبہ کی تیاری بھی ہمارے پیش نظر ہو۔ اس وژن کی روشنی میں اپنے بیانیہ، لائحہ عمل اور تنظیمی ڈھانچے سے متعلق بھی غور وخوض نیز نئے تجربات کرنے کی ضرورت ہے۔

زندگی کے مختلف میدانوں میں فکر اسلامی کی تشکیل، تفہیم، ترویج و اشاعت، خصوصاً فلسفہ علم و تعلیم پر ٹھوس اور پائیدار علمی و عملی تیاری وجدوجہد کے بغیر سماج کی تشکیل نو کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ اس سلسلے میں خود کام کرنے کا ساتھ ساتھ سماج میں موجود باصلاحیت افراد اور اداروں سے تعاون و اشتراک بھی بے حد اہم ہے۔ ایک کامیاب زندگی گزارنے نیز اسلامی تحریک کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف محاذوں خصوصاً تعلیمی، معاشی اور سیاسی میدان میں استعداد سازی پر خصوصی توجہ دیں۔

تیزی سے بڑھتا ماحولیاتی بحران ایک خطرناک رخ اختیار کر چکا ہے۔ اسی طرح تیزی سے ڈیجیٹلائزیشن اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہوتی اس دنیا میں نت نئے نفسیاتی، اخلاقی و سیاسی مسائل پیدا ہو رہے ہیں، یہ وہ محاذ ہیں جو انتہائی حساس اور اہم ہونے کے باوجود بھی اب تک ہمارے کاموں اور ترجیحات میں اپنا صحیح مقام نہیں پا سکے ہیں۔ اس سلسلے میں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنی فکر کی ترویج و اشاعت، نیز تمدنی ترقی کے لیے درست نہج پر ادب و ثقافت کا فروغ انتہائی اہمیت کا حامل ہے بحیثیت طلبہ تحریک ہمیں اس محاذ پر بھی خصوصی توجہ دینی ہے۔

جن نکات پر اس پیغام میں توجہ دلائی گئی ہے انکے علاوہ بھی مختلف اہم مسائل اور موضوعات پر سی اے سی کی جانب سے پالیسی و پروگرام کی شکل میں انتہائی اہم فیصلے لیے گئے ہیں۔ حلقہ کے مخصوص حالات اور ضرورتوں کے پیش نظر حلقوں کی مشاورتی کاونسلز کو پروگرامس کے علاوہ پالیسیز بنانے کی بھی اجازت ہے، بس اس بات کا خیال رکھیں کے نئی پالیسیز مرکزی پالیسیز اور انکی روح سے متصادم نہ ہو اور انکا اطلاق صدر تنظیم کی توثیق کے بعد ہی ہو گا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بہتر انداز میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہے یہ مردوں کی شمشیریں

محمد سلمان احمد
صدر تنظیم، ایس آئی او آف انڈیا
۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲|۸ جنوری ۲۰۲۰

پالیسی ڈرافٹ

افراد تنظیم تعلق باللہ کو اپنی اولین اور بنیادی ضرورت سمجھتے ہوئے اپنے ایمان میں پختگی، قلب میں پاکیزگی، عمل میں استقلال، شخصیت میں نافعیت اور صلاحیتوں کے ارتقاء کے لئے مستقل کوشاں رہیں گے۔ نیز تنظیم تزکیہ کے سلسلہ میں سازگار ماحول فراہم کرے گی۔

اللہ اور رسول ﷺ سے والہانہ محبت کا فرد کی تربیت اور تزکیہ میں اہم رول ہے۔ اللہ تعالی کی رضا کی امید اور آخرت کی پکڑ کا خوف ہی انسان کو عمل کی جانب ابھارتا ہے۔ اس سلسلہ میں وابستگان کے درمیان قرآن سے شغف اور مساجد سے گہرے تعلق کا مزاج بھی پروان چڑھایا جائے۔

ایمان یقین کی وہ کیفیت ہے جو فرد کو اطمینان قلب عطا کرتی ہے۔ ایمان کی کئی شاخیں ہیں جو مختلف اوصاف کی شکل میں مؤمن کی شخصیت سے ظاہر ہوتی ہیں، جیسے توکل، شکر، صبر، احسان وغیرہ، ان کو مزید پروان چڑھانے اور جذبات میں توازن پیدا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ قلب و فکر کی کیفیت مستقل سرگرمِ عمل رہنے میں ہے۔

تزکیہ کے ضمن میں خود احتسابی کی اہمیت کلیدی ہے۔ نیز تنظیم کی تمام سرگرمیاں تزکیہ کا ذریعہ ہے۔

تزکیہ کے ضمن میں ہمہ جہت ارتقاء اور استعداد سازی (CapacityBuilding) پر توجہ ہو، تاکہ افرادِ تنظیم تحریک اسلامی کا قیمتی اثاثہ بنیں۔

افرادِ تنظیم نفس کے تزکیہ کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت و تندرستی کے سلسلہ میں بھی فکرمند رہیں۔

اجتماعیت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ فرد کو تزکیہ کے لیے مناسب ماحول اور محرکات فراہم کرے۔

ایس آئی او فکر اسلامی کی تشکیل و ارتقا کے ذریعے مختلف شعبہ ہائے حیات میں اسلامی پیراڈائم (Paradigm) اور بیانیہ کی تیاری، ترویج اور اشاعت پر خصوصی توجہ دے گی۔

ہر فکر اور نظریہ کے پیچھے ایک تصور حیات وکائنات (worldview) ہوتا ہے۔ اسلام کا اپنا تصور حیات وکائنات ہے جس کی روشنی میں موجودہ دور کے غالب فکری وعلمی رجحانات کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔ ساتھ ہی فکر اسلامی کے حوالے سے ہونے والی علمی و تحقیقی کوششوں سے واقفیت اور اس سفر کو مزید بڑھانے کے لئے وابستگان تنظیم میں ذوق و شوق اور مطلوبہ صلاحیتیں پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کام کے لئے ایک طرف فکر اسلامی کے مصادر یعنی قرآن وسنت سے گہری واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی اور ساتھ ہی موجودہ معاشرے اور اس کی زبان اور ڈسکورس کا گہرا مطالعہ کیا جائے گا تاکہ رائج نظریات اور

ڈسکورسس کا جائزہ بھی لیا جاسکے اور اعلی علمی سطح پر ان کا متبادل فراہم ہو۔

افراد تنظیم انفرادی مطالعہ اور غور و فکر کے ذریعے اپنے علمی و فکری ارتقا اور تزکیہ کے لئے مستقل کوشاں رہیں گے۔ اس ضمن میں تنظیم طلبہ و وابستگان کے لئے اجتماعی ماحول فراہم کرے گی۔

مطالعہ فرد کی ذہنی و فکری غذا اور تزکیہ کا اہم ذریعہ ہے۔ دنیا کی رہنمائی کے لئے سرسری قسم کی جانکاری نہیں بلکہ گہرے منظم اور مربوط مطالعے کی ضرورت ہے۔ ایس آئی او اس بات کی کوشش کرے گی کہ طلبہ، بالخصوص وابستگان، میں مطالعے کا رجحان پروان چڑھے، ان کے علم میں گہرائی اور فکر میں پختگی پیدا ہو، اور مختلف میدانوں کے ماہرین تیار ہوں۔

مطالعہ چاہے کتاب کا ہو یا کائنات کا، غور و فکر، تدبر اور ناقدانہ تجزیہ اس کی بنیادی اساس ہے۔

اس ضمن میں قرآن وسیرت کے مطالعے کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ قرآن سے وابستگی تلاوت سے شروع ہوکر حفظ، تدبر، عمل اور دعوت قرآن تک جاری رہتی ہے، وہیں اسوہ رسول کے بار بار مطالعے اور یاد دہانی سے مومنین علمی و عملی جدوجہد کے لئے جذبہ حاصل کرتے ہیں۔

زبان و ادب سے بہتر واقفیت مطالعہ کا شوق، علمی ذوق، دانائی اور اظہار بیان کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ آفاق و انفس کی نشانیوں پر غور و فکر کے نتیجے میں اطمینان قلب، اور گہری بصیرت پیدا ہوتی ہے۔

ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں میں داعیانہ کردار کو پروان چڑھانے کے لئے مستقل کوشاں رہے گی۔

امت مسلمہ کی اصل پہچان، اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلانے والے گروہ کی ہے۔ اس منصبی فریضہ کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ افراد امت اپنے قول و عمل سے اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں۔ چنانچہ طلبہ و نوجوانوں میں داعیانہ کردار کو اس طرح فروغ دیا جائے کہ ملت کی تمام انفرادی و اجتماعی سرگرمیوں میں دعوتی پہلو نمایاں ہو۔ مدعوئین کے تئیں خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہو اور افراد ملت دعوت دین کو اپنی زمہ داری سمجھتے ہوئے پورے اعتماد، سوز، حکمت اور علمی و عملی تیاری کے ساتھ ہر محاذ پر اسلام کی نمائندگی کریں۔

ایس آئی او ملک میں موجود مختلف مذہبی و سماجی گروہوں کو اسلام اور مسلمانوں سے قریب کرنے کی کوشش کرے گی نیز ان کے مخصوص مذہبی و سماجی تناظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی عقائد کی حقانیت و ضرورت واضح کرے گی۔

قرآن مجید میں دعوت دین کو امت مسلمہ کا فرض منصبی کہا گیا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی جدوجہد کا مرکزی عنوان دعوت دین تھا۔ دعوت دین پیش کرتے وقت مدعو کے مخصوص مذہبی و سماجی تناظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی عقائد کی حقانیت واضح کرنا دعوت دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ اس بات پر بھی خصوصی توجہ ہو کہ انفرادی دعوتی روابط و اجتماعی کاوشوں کے نتیجے میں مدعوئین اسلام کو اپنی بنیادی ضرورت، دنیوی فلاح اور اخروی نجات کا ضامن سمجھنے لگیں۔

موجودہ دور میں منافرتی پروپگنڈے اور تعصب کے ذریعے سماج میں موجود مختلف گروہوں کے درمیان خلیج

پیدا کرنے کی منظم و مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ فریضۂ دعوت دین کی انجام دہی کے لئے ضروری ہے کہ سماج کے مختلف افراد اور گروہوں کے درمیان پائی جانے والی عصبیت اور دوریوں کا خاتمہ ہو اور باہمی اعتماد، تعاون و قربت کی فضا ہموار ہو۔

دعوت دین کی عملی جدوجہد کے ساتھ ساتھ ہندوستانی سماج کی سمجھ کے حوالے سے ایسے علمی و تحقیقی کام کی ضرورت ہے جو افراد کے لئے دعوتی کوششوں میں معاون ثابت ہو۔

ایس آئی او طلبہ اور نوجوانوں کی تعلیمی، معاشی اور سیاسی استعداد بڑھانے پر خصوصی توجہ دے گی۔

کسی بھی سماجی تحریک کی کامیابی کے لیے شرطِ لازم ہے کے اس کے پاس ضروری صلاحیتوں اور قابلیتوں کے حامل افراد کی ایک معتد بہ تعداد ہو۔ ان قابلیتوں میں تعلیمی ترقی، معاشی استحکام اور سیاسی بصیرت شامل ہیں۔ اس تناظر میں ایس آئی او اپنے کیڈر اور طلبہ و نوجوانوں کو ضروری تربیت اور وسائل فراہم کر کے ان کی استعداد سازی کرے۔ اس کاوش کے نتیجے میں حاصل ہونے والا سماجی، معاشی اور سیاسی سرمایہ تحریک اور سماج کے لیے ایک بیش قیمت اثاثہ ثابت ہوگا۔

سماج کی تعلیمی ترقی کا انحصار مختلف علوم و افکار سے مستقل تعامل (Engagement) پر منحصر ہے۔ نیز اس سلسلے میں طلبہ کو اُن کے تعلیمی سفر کے دوران مختلف مراحل پر فنی مہارت اور پیشہ ورانہ رہنمائی (Career Guidance) ملتی رہنی چاہیے۔

طلبہ اور نوجوانوں میں معاشی خود انحصاری پیدا کرنے کے لیے ان میں انٹراپرینارشپ (Entrepreneurship) کا جذبہ اور صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں انکیوبیشن سنٹرس (Incubation centers)، چیمبرز آف کامرس (Chambers of commerce) اور سیلف ہیلپ گروپس (Self-help groups) سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

عام طور پر انتخابات اور مختلف سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں کو ہی سیاست سمجھا جاتا ہے۔ سیاست جیسے پیچیدہ شعبۂ زندگی کی یہ ایک بہت ہی محدود سمجھ ہے۔ اس ضمن میں سماج میں موجود قوت کے مراکز، ان کے مابین ربط و تعامل اور اس پورے نظام کو سمجھنا، نیز اپنے موقف کی وکالت، مختلف افراد و گروہوں سے اشتراک اور رائے عامہ کی ہمواری جیسی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی بھرپور کوشش ہونی چاہیے۔

استعداد سازی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں صلاحیتوں کا ارتقاء ہمارا حلقہ اثر وسیع کرنے کے لیے لئے ناگزیر ہے۔

ایس آئی او منتخب طلبہ اور اداروں کے تعاون و اشتراک سے غالب فلسفۂ علم و تعلیم کا تنقیدی جائزہ لے گی۔ نیز اسلامی فلسفہ علم و تعلیم کی تشکیل، ترویج اور اشاعت کے لئے کوشاں رہے گی۔

علم و تعلیم کے تعلق سے اسلام اپنا ایک نظریہ رکھتا ہے جو اسلام کے وسیع تصور حیات و کائنات کا ثمرہ ہے۔ ایک نظریاتی تنظیم ہونے کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم موجودہ تعلیمی نظریات کا تنقیدی مطالعہ کریں نیز اسلامی فلسفہ تعلیم کی روشنی میں علم کی تشکیل نو کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس موضوع پر کچھ

ٹھوس علمی و تحقیقی اقدامات کریں۔ اس مقصد کے لئے تنظیم افراد کی تیاری اور ماحول کی فراہمی پر خصوصی توجہ دے گی۔ تنظیم وابستگان کو اس بات کی ترغیب دے گی کہ وہ اس کام کو اپنی تعلیمی سرگرمیوں کا حصہ بنائیں ساتھ ہی تنظیم منتخب افراد کا تعاون کرے گی کہ وہ ملک کے نمایاں اداروں میں اسلامی نظریہ علم و تعلیم کو موضوع بحث بنا سکیں۔

ایس آئی او تعلیمی میدان میں انصاف، رسائی اور معیار کی بلندی کے حوالے سے جدوجہد کرتے ہوئے حکومتی پالیسیوں پر اثر انداز ہو گی۔

ملک میں معاشی، سیاسی اور سماجی میدانوں کے ساتھ تعلیمی میدان بھی انصاف کی جدوجہد کا متقاضی رہا ہے۔ تعلیمی میدان میں ملک کے پچھڑے طبقات کے ساتھ ظلم و نا انصافی، اعلی تعلیم سے دور رکھنے کی کوشش، مادری زبان میں تعلیم کے مواقع کی عدم فراہمی، یکساں اور معیاری تعلیم کے مواقع سے دور رکھنے کی دانستہ کوششیں آج بھی جاری ہیں۔ ایک بہتر سماج کی تشکیل کے لئے ان مسائل کے حل کی کوشش ہماری جدوجہد کا حصہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح اقدار اور اخلاقیات بھی اس نظام تعلیم کے لئے قابل توجہ نہیں سمجھے جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ فحاشی، عریانیت اور بے حیائی نہ صرف طلبہ اور تعلیمی اداروں میں بلکہ باضابطہ تعلیمی نصاب میں شامل ہورہی ہے۔ تعلیمی نصاب کے ذریعہ نفرت پھیلانے کی منظم کوششیں کی جارہی ہیں جن کا نوٹس لیا جانا ضروری ہے۔ ان پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایس آئی او تعلیم کے ان سوالات کو موضوع بحث بناتے ہوئے ملک کی تعلیمی پالیسیوں اور ایجنڈے پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرے گی۔

ایس آئی او کیمپسوں میں بہتر اخلاقی و تعلیمی ماحول کے فروغ نیز جمہوری فضا کی ہمواری کے لئے کوشاں رہے گی۔

طلبہ کی اخلاقی ترقی ہمیشہ ایس آئی او کی ترجیحات میں رہی ہے۔ اخلاقیات کو درپیش موجودہ چیلینجز کے تناظر میں ایس آئی او کیمپس میں اسلامی کردار اور مشترک اخلاقی قدروں کی بحالی کے لئے کوشش کرے گی۔ پروفیشنل اور ٹیکنکل اداروں اور طلبہ پر اس سلسلے میں خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ان کی مخصوص ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک بہتر لائحہ عمل پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

کیمپس میں اعلی تعلیمی و جمہوری فضا پروان چڑھانا طلبہ میں موجود صلاحیتوں کے نکھار کے لئے ناگزیر ہے۔ ایس آئی او اداروں میں مساوات، عدل اور معیاری تعلیم کو یقینی بنانے کے لئے جدوجہد کرے گی نیز کیمپسوں میں جمہوریت کی بحالی کے لئے بھی کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں ایس آئی او مسائل کے حل کے لئے جمہوری طریقوں کا بھرپور استعمال کرے گی۔ سماجی وسیاسی مسائل کے ساتھ ساتھ ایس آئی او موجودہ مسائل پر فکری و نظریاتی پہلو سے بھی پوری توجہ دیتے ہوئے اپنا بیانیہ تشکیل دے گی۔

ایس آئی او طلبہ و فارغین مدارس پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے ان سے استفادہ کرے گی۔ نیز انہیں سماج اور سماجی مسائل سے مربوط کرتے ہوئے ان کی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی کوشش کرے گی۔

دینی مدارس ملت اسلامیہ ہند کی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہیں۔ طلبہ مدارس ملت کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ تنظیم کی ترجیح ہوگی کہ طلبہ مدارس کی صلاحیتوں سے استفادہ کیا جائے۔ نیز انہیں سماج اور سماجی مسائل سے مربوط کیا جائے، تاکہ وہ ملک وملت کی تعمیر میں اپنا مطلوبہ کردار ادا کرسکیں۔

ایس آئی او سماج میں عدل کے قیام کے لئے طلبہ و نوجوانوں میں رائے ہموار کرے گی۔ اور اس ضمن میں ملک کی اقلیتوں، پچھڑے طبقات اور دیگر انصاف پسند لوگوں کو ساتھ لے کر جدوجہد کرے گی۔

پچھلے کئی سالوں سے ملک میں انسانی حقوق کی پامالی کے ذریعہ خوف اور مایوسی کا ماحول بنانے اور تعلیمی و سماجی میدانوں میں مسلمانوں اور دیگر مظلوم اور پچھڑے طبقات کو کمزور کرنے کی مستقل کوششیں ہو رہی ہیں۔ دراصل یہ سارے واقعات، بالخصوص اقلیتوں پر ہونے والا تشدد محض کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ منصوبہ بند اور منظم کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ان حالات کا شکار عموماً طلبہ و نوجوان ہو رہے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ ان کے درمیان بیداری پیدا کی جائے، اور اُنہیں اس ظلم کے خلاف جدوجہد کے لئے آمادہ کیا جائے تاکہ ملک میں امن اور انصاف کی فضا ہموار ہو۔ ملک اور ریاست کے علاوہ مقامی سطح پر بھی سماج کے انصاف پسند طبقات کے ساتھ مل کر جدوجہد اور مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں کے درمیان ٹکنالوجی کے اثرات اور پرائیویسی سے جڑے مسائل کو موضوع بحث بنائے گی۔

ٹیکنالوجی انسانی زندگی کی ناگزیر ضرورت ہے۔ جہاں ایک طرف ٹیکنالوجی کے متعدد مثبت پہلو ہیں وہیں یہ خود میں کوئی غیر جانبدار (neutral) چیز نہیں ہے۔ ٹیکنالوجی کے انسانی ذات اور سماج پر وسیع اثرات واقع ہوتے ہیں۔ ان اثرات میں سے ایک اہم مسئلہ پرائیویسی سے متعلق ہے۔ افراد کے انفرادی و اجتماعی معاملات کی بے جا نگرانی (surveillance) اور ان کے معاملات میں ریاست اور بازار کی مداخلت بھی ایک بڑا ایشو بن چکا ہے۔

تیزی سے ڈیجٹلائزیشن اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہوتی اس دنیا میں کئی اخلاقی ونفسیاتی مسائل پیدا ہو رہے ہیں جیسے اڈکشن، متوجہ رہنے کی صلاحیت کی کمی، سماجی رویوں میں منفی تبدیلیاں وغیرہ۔ ایسے میں ایس آئی او ٹیکنالوجی اور پرائیویسی سے جڑے سوالات پر علمی و تحقیقی کام کرتے ہوے انہیں موضوع بحث بنانے کی کوشش کرے گی۔

ایس آئی او اسلامی اصولوں کے مطابق ماحولیاتی تحفظ کے لئے طلبہ و نوجوانوں میں حساسیت پیدا کرے گی۔

قدرتی ماحول اور وسائل کی تخریب کاری کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا ماحولیاتی بحران دنیا بھر میں ایک سنگین

اور توجہ طلب مسئلہ بن گیا ہے۔ یہ مسئلہ محض ماحولیاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک مختلف الجہات مسئلہ ہے جس میں نظریاتی، اقتصادی، سماجی، سیاسی اور صحت سے متعلق پہلو شامل ہیں۔ اسلام کے تصور «عمارة الارض» کی رہنمائی میں ایس آئی او طلبہ و نوجوانوں میں حساسیت پیدا کرے گی اور رائج ترقیاتی ماڈلوں کا اسلامی اصولوں پر مبنی جوابی بیانیہ تیار کرے گی۔ ایس آئی او اپنی وابستگان کے درمیان شہری شعور (civic sense) کو بھی فروغ دے گی۔ حسب ضرورت دیگر تنظیموں اور افراد کے ساتھ مشترکہ جدوجہد بھی جائے گی۔

ادب و ثقافت اور تفریح کے ذرائع استعمال کرتے ہوئے تنظیم طلبہ و نوجوانوں میں تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ اور اپنے حلقہ اثر کو بڑھانے کی کوشش کرے گی۔

سماج میں ادب و ثقافت کی اہمیت مسلم ہے۔ ادب سماج کے تمام طبقات کے ذہنوں کو بڑے پیمانے پر متاثر کرتا ہے۔ یہ جہاں کسی فکر کی نشر واشاعت کا بہترین ذریعہ ہے وہیں تہذیبی و تمدنی سرمایہ بھی ہے۔ ایک اسلامی طلبہ تنظیم کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ اس سرمایہ میں در آنے والے جاہلانہ فلسفوں کی صحت مند تنقید کے ساتھ، اس کی نشو و نما اسلامی بنیادوں پر کرنے کی شعوری کوشش کریں۔ اس ضمن میں تنظیم، افراد کی حوصلہ افزائی اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی کوشش کرے گی۔

جونئیر اسوسی ایٹس کی نفسیات کا خیال رکھتے ہوئے ان کی تربیت اس طرح کی جائے گی کہ ان میں اسلام کی محبت پیدا ہو، اخلاق میں بہتری آئے، صلاحیتوں کا ارتقاء ہو، اور تنظیم سے وابستگی کا جذبہ پیدا ہو۔ اس ضمن میں مواد کی تیاری پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

چودہ سال سے کم عمر طلبہ کی تربیت اور ان کی صلاحیتوں کا فروغ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس سلسلے میں تمام حلقے اور مقامات اس بات پر توجہ دیں گے کہ محلے اور اسکولوں میں انجام دیے جانے والے پروگرامس جونئیر ایسوی ایٹس کی عمر، مزاج، نفسیات اور فطری ضرورتوں کے مطابق ہوں۔ ان سرگرمیوں کے ذریعے ان کے اندر دین اسلام سے والہانہ محبت کا جذبہ پروان چڑھے، اخلاق و کردار بہتر سے بہتر ہوں، تخلیقیت فروغ پائے صلاحیتیں پروان چڑھیں، اور معیار تعلیم بلند ہو۔ دور جدید میں ذہن سازی کے لیے ثقافتی ذرائع بہت موثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں دنیا بھر میں موجود مواد کی فراہمی، تیاری اور اس کی ترسیل بھی تنظیم کے پیش نظر ہو گی۔ جونئیر اسوسی ایٹس کی ایس آئی او میں شمولیت کے سلسلے میں بھی شعوری اور خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

ایس آئی او اپنی سرگرمیوں میں توسیع و استحکام پر یکساں توجہ دے گی تا کہ طلبہ و نوجوانوں میں اس کا پیغام عام ہو، اس کا حلقہ اثر وسیع ہو، اور افراد تنظیم میں تنظیمی شعور، فکری ہم آہنگی اور کامل یکسوئی پیدا ہو۔ اس ضمن میں منتخب علاقوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

ایس آئی او کا پیغام ملک کے طلبہ و نوجوانوں میں تیزی سے عام ہو، اور ہماری کوششیں منظم انداز میں ہوں، اس غرض سے تنظیم توسیع و استحکام پر یکساں توجہ دے گی۔ یہ بھی ضروری ہے کہ افراد تنظیم ملک کے کسی بھی حصے اور حلقے میں ہوں، ان کے درمیان تنظیمی شعوری، فکری ہم آہنگی اور کامل یکسوئی پیدا ہو۔ جن

علاقوں میں تنظیم کمزور ہے وہاں اس ضمن میں خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ساتھ ہی افراد تنظیم کو اس بات کے لیے آمادہ کیا جائے گا کہ وہ تنظیم کی ترجیحات کو پیش نظر رکھیں۔ بہترین صلاحیتوں کے افراد اور اہم اداروں کے طلبہ کو اپنا مخاطب بنائیں اور انہیں تنظیم کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

پروگرام اور خطوط کار

تزکیہ

- ہر ممبر قرآن مجید سے مضبوط تعلق قائم رکھنے پر خصوصی توجہ دے گا۔
- ہفتہ انفاق کا اہتمام کیا جائے گا۔
- مرکزی سطح پر «اعتصام بالقرآن» مہم کا انعقاد کیا جائے گا۔
- حلقہ جات قرآنی عربی سکھانے کا اہتمام کریں گے اور مرکز وسائل کی فراہمی میں مدد کرے گا۔ نیز مرکز کی سطح پر منتخب افراد کے لئے عربی تخصص کے کورس کا انعقاد کیا جائے گا۔
- مرکز اسٹڈی سی اے سی کا انعقاد کرے گا۔ اور حلقہ جات اسٹڈی زیڈ اے سی کے اہتمام کی کوشش کریں گے۔
- ہر ممبر کو انفرادی تزکیہ خاکہ کی تیاری کرنے پر آمادہ کیا جائے گا۔ انفرادی احتساب اسی خاکہ کی بنیاد پر لیا جائے گا۔
- ایس آئی او نفسیات کے اسلامی نقطہ نظر پر ورکشاپ منعقد کرے گی۔

فکر اسلامی

- مرکز فکر اسلامی سے متعلق مرحلہ وار ورکشاپس منعقد کرے گا۔

دعوت

- مرکز کی سطح پر دعوتی مہم منائی جائے گی۔
- دعوتی موضوعات پر سیمینارس منعقد کئے جائیں گے۔
- مرکزی سطح پر نوجوان برادران وطن کے لئے کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔
- مرکزی سطح پر دعوتی مواد تیار کیا جائے گا۔

استعداد سازی

- انکیوبیب (Inqhab) کو مستحکم کیا جائے گا۔
- یونیورسٹیوں میں داخلہ کا رجحان بڑھانے کے لئے ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔
- مخصوص شعبوں میں استعداد سازی سے متعلق سلسلہ وار ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے گا۔

اسلامی فلسفہ تعلیم

- ریسرچ اسکالرس اور منتخب طلبہ کے لئے Episteme ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔
- اسلامی فلسفہ تعلیم سے متعلق تحقیقی و علمی خدمات انجام دینے والے افراد کو اسکالرشپ فراہم کی جائے گی۔

تعلیم

- RTE پر تحقیقی کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔
- Islamophobia پر تحقیقی کام کو آگے بڑھایا جائے گا۔
- History Summit سیریز کا انعقاد کیا جائے گا۔

کیمپس

- ایس آئی او طلبہ یونین انتخابات میں شرکت کرے گی۔
- ایس آئی او کیمپس میں سماجی بہبود اور اکیڈمک سرگرمیوں کا اہتمام کرے گی۔
- نیشنل کیمپس لیڈرس ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔

دینی مدارس

- طلبہ و فارغین دینی مدارس کے لئے کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔
- ایس آئی او طلبہ مدارس کے لئے سیمینارس اور مسابقات کا انعقاد کرے گی۔

لیگل

- طلبہ اور وکلاء کے لئے مرکزی سطح پر « اوریئنٹیشن اینڈ اسکل ڈیولپمنٹ » ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔

ٹکنالوجی

- ٹکنالوجی اور پرائیویسی سے متعلق سیمینار کا انعقاد کیا جائے گا۔
- ہفتہ ای-ایتھکس کا انعقاد کیا جائے گا۔
- ٹکنالوجی اور پرائیویسی کے اسلامی نقطہ نظر سے متعلق مواد تیار کیا جائے گا۔

ماحولیات

- اسلامی نظریہ ماحولیات پر ورکشاپ کا انعقاد کیا جائے گا۔
- مرکز اسلامی نظریہ ماحولیات پر مواد تیار کرے گا۔

آرٹ اینڈ کلچر

- لٹریچر اور فلم سازی پر ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے گا۔

جونئیر ایسوسی ایٹس

- مرکز جونئیر ایسوسی ایٹس کے لئے مواد فراہم کرے گا۔

تنظیم

- Selected Local Leaders Camp کا انعقاد کیا جائے گا۔
- آل اتر پردیش ممبرس کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔
- مرکزی سطح پر SMC کا انعقاد کیا جائے گا۔
- پالیسی تفہیم کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔
- NRMs کا انعقاد کیا جائے گا۔
- آل انڈیا زیڈ اے سی میٹ کا انعقاد کیا جائے گا۔